

# نظمیں

## ڈاکٹر عفت زریں

### شاعر

مسکراتی ہوئی تنلی سے پک جاتے ہیں  
 ڈال پٹیٹھی ثناخوان وہ چڑیاں اکثر  
 پھول سے بنتی ہیں نعموں کی وہ لڑیاں اکثر  
 اونگھتے رہتے ہیں تارے بھی کبھی رات گئے  
 ایسا لگتا ہے بہت دور مرے ساتھ گئے  
 اور دامن میں کبھی ٹوٹ کے گر جاتے ہیں  
 اشک ریزوں کی طرح دل میں اتر آتے ہیں  
 میں انھیں ایسے نگاہوں میں بسا لیتی ہوں  
 جیسے جذبوں کو میں تحریر بنا لیتی ہوں  
 مجھ سے ہر لمحہ سبھی بات کیا کرتے ہیں  
 ساتھ رہتے ہیں مرے ساتھ جیا کرتے ہیں  
 سادے کاغذ کو بھی رنگین بنا دیتے ہیں  
 مجھ کو پرواز میں شاہین بنا دیتے ہیں  
 ہے کوئی رنگ جو ہے دل کی سیاہی جیسا  
 بے گناہی میں چھپا اپنی گواہی جیسا  
 میرے اشعار بیاضوں میں سجا دیتے ہیں  
 اور مجھے اس طرح شاعر ہی بنا دیتے ہیں  
 اتنے رنگوں کو سمیٹوں گی میں کیسے زریں  
 کیونکہ جذبات کو آہوں میں سجایا ہی نہیں  
 میں نے احساس کو تحریر بنا رکھا ہے  
 جس میں ہر رنگ قرینے سے سجا رکھا ہے  
 بعد میرے۔ مرے اشعار کی شہرت ہوگی  
 سب کو مجھ سے نہیں شاعر سے محبت ہوگی

آؤ زریں کسی شاعر سے کوئی بات کریں  
 دل کی کھری ہوئی یادوں سے ملاقات کریں  
 چاندنی رات میں غزلوں کو سنواریں پھر سے  
 چاند کے ساتھ نیا چہرہ اُبھاریں پھر سے  
 ضبط کا دور ہے اشکوں کو فقط پینے کا  
 اور بے رنگ سا جاری ہے سفر جینے کا  
 ایک تخلیق میں آزار سمٹ آتے ہیں  
 اور موضوع سخن، تازہ غزل لاتے ہیں  
 دھندلی دھندلی سی کوئی شکل نظر آتی ہے  
 شعر میں پھر سے تری یاد اُبھر آتی ہے  
 ایک بکھراؤ سا ہوتا ہے ادھرے پن میں  
 اک نئی نظم چلی آتی ہے انتر من میں  
 پھر نئی نظم کا عنوان بنا دیتی ہے  
 میرے احساس کو اک روپ بنا دیتی ہے  
 میرے الفاظ چلے آتے ہیں اپنے پن میں  
 اور تخلیق ڈھلی جاتی ہے من ہی من میں  
 اور سانسوں کی طرح ساتھ میں رہتی ہے سدا  
 میری ہر سانس کو تخلیق ہی کہتی ہے سدا  
 میری نظمیں مری غزلیں مرے اشعار سبھی  
 کبھی شعلہ کبھی شبنم کبھی تلوار سبھی  
 میرے احساس کے پیکر میں جھلک جاتے ہیں

## سلیمان خمار وہ ایک آنسو

وہ ایک آنسو  
 لرز رہا ہے جو تیری پلکوں کے آئینے میں  
 وہ ایک آنسو  
 جو کہ رہا ہے ترے مرے درد کا فسانہ  
 وہ ایک آنسو  
 جو تیرے اور میری قربتوں کے بدن سے ٹپکا ہوا ہوا ہے  
 وہ ایک آنسو  
 کہ جس کے آگے نظر جھکائے ہوئی کھڑی ہیں  
 بلندیاں سات آسمان کی  
 وہ ایک آنسو  
 عظیم تر ہے جو دو جہاں سے  
 اُس ایک آنسو کو  
 اپنی پلکوں کے آئینے سے گرانہ دینا